خطباتِ جمعہ

خطبۂ اولیٰ - ۲۹ محرم ۵۷ھ

خطبۂ مسنونہ کے بعد :-

برادرانِ اسلام ! پچھلے جمعہ کے خطبہ میں میں نے آپ کو نماز جمعہ کی پابندی اور اہمیت کے متعلق شریعت کے احکام سنائے تھے، اور آپ لوگوں سے درخواست کی تھی کہ خدا اور رسول کے ان احکام کو اپنے ان بھائیوں تک پہنچا دیں جو نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ لوگوں نے اپنے اپنے گاؤں کے مسلمان باشندوں کو یہ احکام ضرور پہنچا دیئے ہونگے۔ آئندہ بھی میں امید رکھتا ہوں کہ آپ میں سے ہر شخص اس کا خیال رکھیگا، اور آپکے گاؤں کے جو مسلمان

بقیہ مضمون صفحہ ۶۷۔ انہوں نے بالاتفاق بیان کی ہے :-

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ . . . . وَإِنَّ هٰذِهٖٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ (المؤمنون ۴)

اے پیغمبرو!..... اور بلاشبہ تمہاری یہ امت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں لہذا مجھ ہی سے ڈرو۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ إِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى أَنْ أَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ

(الشوریٰ - ۲)

اللہ نے تمہارے لیے دین کا وہی راستہ ٹھیرایا ہے جس پر چلنے کا نوح کو حکم دیا۔ اور جسکی وحی اے محمد! تمہاری طرف بھیجی اور جسکا حکم ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا کہ اسی دین کو قائم رکھو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔

(باقی آئندہ)

جمعہ کے پابند نہیں ہیں انکو یہاں نماز کیلیے اپنے ساتھ لانے کی کوشش کریگا۔

آج میں ایک دوسری بات کی طرف آپکو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

ہر مسلمان سچے دل سے یہ سمجھتا ہے کہ دنیا میں خدا کی سب سے بڑی نعمت اسلام ہے۔ ہر مسلمان اس پر خدا کا شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسکو شامل کیا اور اسلام کی نعمت اسکو عطا کی۔ خود اللہ تعالیٰ بھی اسکو اپنے بندوں پر اپنا سب سے بڑا انعام قرار دیتا ہے، جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہوا "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا" "آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا"۔ یہ احسان جو اللہ نے آپ پر فرمایا ہے اسکا حق ادا کرنا آپ پر فرض ہے، کیونکہ جو شخص کسی کے احسان کا حق ادا نہیں کرتا وہ احسان فراموش ہوتا ہے، اور سب سے بدتر احسان فراموشی یہ ہے کہ انسان اپنے خدا کے احسان کا حق بھول جائے۔

اب آپ مجھ سے پوچھیئے کہ خدا کے احسان کا حق کس طرح ادا کیا جائے؟ میں اس کے جواب میں کہونگا کہ جب خدا نے آپ کو امتِ محمدیہ میں شامل کیا ہے تو اسکے اس احسان کا صحیح شکر یہ ہے کہ آپ پورے محمدی بنیں۔ جب خدا نے آپ کو مسلمان قوم میں شامل کیا ہے تو اس کی اس مہربانی کا حق آپ اسی طرح ادا کر سکتے ہیں کہ آپ پورے مسلمان بنیں۔ اسکے سوا خدا کے اس احسانِ عظیم کا حق آپ اور کسی طرح ادا نہیں کر سکتے، اور یہ حق اگر آپنے ادا نہ کیا تو جتنا بڑا خدا کا احسان ہے، اتنا ہی بڑا اس کی احسان فراموشی کا وبال بھی ہوگا۔ خدا مجھکو اور آپ سب کو اس وبال سے بچائے۔

اس کے بعد آپ مجھ سے سوال کیجیے کہ پورا مسلمان آدمی کس طرح بن سکتا ہے؟

اس کا جواب بہت تفصیل چاہتا ہے اور آئندہ میں جمعہ کے خطبوں میں اسی کا ایک ایک جزو آپکے سامنے پوری تشریح کیساتھ بیان کرتا ہونگا۔ لیکن آج کے خطبہ میں، میں آپ کے سامنے وہ چیز بیان کرتا ہوں جو مسلمان بننے کیلیے سب سے مقدم ہے، اور جس کو اس راستے کا سب سے پہلا قدم سمجھنا چاہیے۔

ذرا دماغ پر زور ڈال کر سوچیے کہ آپ "مسلمان" کا لفظ جو بولتے ہیں اس کا مطلب کیا ہے؟ کیا انسان ماں کے پیٹ سے "اسلام" ساتھ لیکر آتا ہے؟ کیا ایک شخص صرف اس بنا پر مسلمان ہوتا ہے کہ وہ مسلمان کا بیٹا اور مسلمان کا پوتا ہے؟ کیا مسلمان بھی اسی طرح مسلمان پیدا ہوتا ہے جس طرح ایک برہمن کا بچہ برہمن پیدا ہوتا ہے، ایک راجپوت کا بیٹا راجپوت پیدا ہوتا ہے، اور ایک شودر کا لڑکا شودر پیدا ہوتا ہے؟ کیا مسلمان کسی نسل یا ذات برادری کا نام ہے کہ جسطرح ایک انگریز، انگریزی قوم میں پیدا ہونے کی وجہ سے انگریز ہوتا ہے، اور ایک جاٹ، جاٹ قوم میں پیدا ہونے کی وجہ سے جاٹ ہوتا ہے اسی طرح ایک مسلمان، صرف اس وجہ سے مسلمان ہو کہ وہ مسلمان نامی قوم میں پیدا ہوا ہے؟ یہ سوالات جو میں آپ سے پوچھ رہا ہوں ان کا آپ کیا جواب دینگے؟ آپ یہی کہینگے نا کہ نہیں صاحب! مسلمان اسکو نہیں کہتے۔ مسلمان تو پیدا نہیں ہوتا بلکہ اسلام لانے سے مسلمان بنتا ہے، اور اسلام کو چھوڑتے ہی آدمی مسلمان نہیں رہتا۔ ایک شخص خواہ برہمن ہو یا راجپوت، انگریز ہو یا جاٹ، پنجابی ہو یا حبشی، جب اس نے اسلام قبول کیا تو مسلمانوں میں شامل ہو جائیگا۔ اور ایک دوسرا شخص جو مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہے، اگر وہ اسلام کی پیروی چھوڑ دے تو وہ مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہو جائیگا، چاہے وہ سیّد کا بیٹا ہو یا پٹھان کا۔

کیوں حضرات آپ میرے سوالات کا یہی جواب دینگے نا؟ اچھا تو اب خود آپ ہی کے جواب سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ خدا کی سب سے بڑی نعمت، یعنی مسلمان ہونے کی نعمت جو آپ کو حاصل ہے

یہ کوئی پیدائشی چیز نہیں ہے کہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی خود بخود آپ کو حاصل ہو جائے اور خود بخود تمام عمر آپ کے ساتھ لگی رہے، خواہ آپ اسکی پرواہ کریں یا نہ کریں۔ بلکہ یہ ایسی نعمت ہے کہ اس کو حاصل کرنیکے لیے خود آپ کی کوشش شرط ہے۔ اگر آپ کوشش کرکے اسے حاصل کریں تو یہ آپ کو مل سکتی ہے اور اگر آپ اسکی پرواہ نہ کریں تو یہ آپ سے چھن بھی سکتی ہے، معاذ اللہ۔

اب آگے بڑھیے۔ آپ کہتے ہیں کہ اسلام لانے سے آدمی مسلمان بنتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اسلام لانے کا کیا مطلب ہے؟ کیا اسلام لانے کا یہ مطلب ہے کہ جو آدمی بس زبان سے کہدے کہ میں مسلمان ہوں، یا مسلمان بن گیا ہوں، وہ مسلمان ہے؟ یا اسلام لانے کا مطلب یہ ہے کہ جسطرح ایک برہمن پجاری بغیر سمجھے بوجھے سنسکرت کے چند منتر پڑھتا ہے اسی طرح ایک شخص عربی کے چند فقرے بغیر سمجھے بوجھے زبان سے ادا کردے اور بس وہ مسلمان ہو گیا؟ آپ بتائیے کہ اس سوال کا آپ کیا جواب دینگے؟ آپ یہی کہینگے نا کہ اسلام لانے کا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ اسلام لانے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیم دی ہے اسکو آدمی جانے، سمجھے، دل سے قبول کرے، اور اس کے مطابق عمل کرے۔ جو ایسا کرے وہ مسلمان ہے، اور جو ایسا نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہے۔

یہ جواب جو آپ دینگے اس سے خود بخود یہ بات کھل گئی کہ اسلام علم کا نام ہے اور علم کے بعد عمل کا نام ہے۔ ایک شخص علم کے بغیر برہمن ہو سکتا ہے، کیونکہ وہ برہمن پیدا ہوا ہے اور برہمن ہی رہیگا۔ ایک شخص علم کے بغیر جاٹ ہو سکتا ہے، کیونکہ وہ جاٹ پیدا ہوا ہے اور جاٹ ہی رہیگا۔ مگر ایک شخص علم کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا، کیونکہ مسلمان پیدائش سے مسلمان نہیں ہوتا بلکہ علم سے مسلمان ہوتا ہے۔ جب تک اسکو یہ علم نہ ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کی تعلیم کیا ہے، وہ اس پر ایمان کیسے لا سکتا ہے، اور اسکے مطابق عمل کیسے کر سکتا ہے، اور جب وہ جان کر اور سمجھ کر ایمان ہی نہ لایا تو مسلمان کیسے ہو سکتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جہالت کیساتھ مسلمان ہونا اور مسلمان رہنا غیر ممکن ہے۔ ہر شخص جو مسلمان کے گھر پیدا ہوا ہے، جس کا نام مسلمانوں کا سا ہے، جو مسلمانوں کے سے کپڑے پہنتا ہے اور جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، حقیقت میں وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ مسلمان در حقیقت صرف وہ شخص ہے جو اسلام کا علم رکھتا ہو اور جان بوجھ کر اس پر ایمان لائے۔ ایک کافر اور ایک مسلمان میں اصلی فرق نام کا نہیں ہے کہ وہ رام پرشاد ہے اور یہ عبداللہ ہے، اسلیے وہ کافر ہے اور یہ مسلمان۔ اسی طرح ایک کافر اور ایک مسلمان میں اصلی فرق لباس کا بھی نہیں ہے کہ وہ دھوتی باندھتا ہے اور یہ پیجامہ پہنتا ہے، اسلیے وہ کافر ہے اور یہ مسلمان۔ بلکہ اصلی فرق ان دونوں کے درمیان علم کا ہے۔ وہ کافر اسلیے ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ خداوند عالم کا اس سے اور اس کا خداوند عالم سے کیا تعلق ہے، اور اپنے خالق کی مرضی کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کرنے کا سیدھا راستہ کیا ہے۔ اگر یہی حال ایک مسلمان کے بچے کا بھی ہو تو بتاؤ کہ اس میں اور ایک کافر میں کس چیز کی بنا پر تم فرق کرتے ہو، اور کیوں یہ کہتے ہو کہ وہ تو کافر ہے اور یہ مسلمان ہے؟

حضرات! یہ بات جو میں کہہ رہا ہوں اس کو ذرا کان لگا کر سنیے اور ٹھنڈے دل سے اس پر غور کیجیے۔ آپ کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ خدا کی سب سے بڑی نعمت جس پر آپ شکر اور احسانمندی کا اظہار کرتے ہیں، اس کا حاصل ہونا اور حاصل رہنا، دونوں باتیں علم پر موقوف ہیں۔ اگر علم نہ ہو تو یہ نعمت آدمی کو حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر تھوڑی بہت حاصل ہو بھی جائے تو جہالت کی بنا پر ہر وقت یہ خطرہ ہے کہ یہ عظیم الشان نعمت اسکے ہاتھ سے

چلی جائیگی۔ محض نادانی کی بنا پر وہ اپنے نزدیک یہ سمجھتا رہیگا کہ میں ابھی تک مسلمان ہوں، حالانکہ درحقیقت وہ مسلمان نہ ہوگا۔ جو شخص یہ جانتا ہی نہ ہو کہ اسلام اور کفر میں کیا فرق ہے، اور اسلام اور شرک میں کیا امتیاز ہے، اسکی مثال تو بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص اندھیرے میں ایک پگ ڈنڈی پر چل رہا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ سیدھی لکیر پر چلتے چلتے خود بخود اسکے قدم کسی دوسرے راستے کی طرف مڑ جائیں اور اسکو یہ خبر بھی نہ ہو کہ میں سیدھی راہ سے ہٹ گیا ہوں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ راستے میں کوئی دجّال کھڑا ہوا مل جائے اور اس سے کہے کہ ارے میاں تم اندھیرے میں راستہ بھول گئے۔ آؤ میں تمہیں منزل تک پہنچا دوں۔ بیچارا اندھیرے کا مسافر چونکہ خود اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا کہ سیدھا راستہ کونسا ہے، اسلیے نادانی کیساتھ اپنا ہاتھ اس دجّال کے ہاتھ میں دیدیگا۔ اور وہ اسکو بھٹکا کر کہیں سے کہیں لے جائیگا۔ یہ خطرات اس شخص کو اسی لیے تو پیش آتے ہیں کہ اسکے پاس خود کوئی لالٹین نہیں ہے اور وہ خود اپنے راستے کے نشانات کو نہیں دیکھ سکتا۔ اگر اسکے پاس لالٹین موجود ہو تو ظاہر ہے کہ نہ وہ خود راستہ بھولے گا اور نہ کوئی دوسرا اس کو بھٹکا سکے گا۔ بس اسی پر قیاس کر لیجیے کہ مسلمان کیلیے سب سے بڑا خطرہ اگر کوئی ہے تو یہی کہ وہ خود اسلام کی تعلیم سے ناواقف ہو، خود یہ نہ جانتا ہو کہ قرآن کیا سکھاتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہدایت دے گئے ہیں۔ اس جہالت کی وجہ سے وہ خود اپنی نادانی سے بھی بھٹک سکتا ہے اور دوسرے دجّال بھی اسکو بھٹکا سکتے ہیں۔ لیکن اگر اسکے پاس علم کی روشنی ہو تو وہ زندگی کے ہر قدم پر اسلام کے سیدھے راستے کو دیکھ سکے گا، ہر قدم پر کفر اور شرک اور گمراہی اور فسق و فجور کے جو ٹیڑھے راستے بیچ میں آئینگے انکو پہچان کر ان سے بچ سکیگا، اور جو کوئی راستے میں اسکو بہکانے والا ملیگا تو اسکی دو چار باتیں ہی سن کر وہ خود سمجھ جائیگا کہ یہ بہکانے والا آدمی ہے، اسکی پیروی کرنی چاہیے

بھائیو! یہ علم جسکی ضرورت میں آپ سے بیان کر رہا ہوں اس پر تمہارے اور تمہاری اولاد کے مسلمان رہنے کا انحصار ہے - یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے کہ اس سے بے پروائی کی جائے - تم اپنی کھیتی باڑی کے کام میں غفلت نہیں کرتے، اپنی زراعت کو پانی دینے اور اپنی فصلوں کی حفاظت کرنے میں غفلت نہیں کرتے، اپنے مویشیوں کو چارہ دینے میں غفلت نہیں کرتے، اپنے پیشے کے کاموں میں غفلت نہیں کرتے - یہ کیوں؟ محض اسلیے کہ اگر غفلت کروگے تو جان جیسی عزیز چیز چلی جائیگی - پھر کیا وجہ ہے کہ تم اس کام میں غفلت کرتے ہو جس پر تمہارے مسلمان بننے اور مسلمان رہنے کا دار ومدار ہے؟ کیا اس میں یہ خطرہ نہیں کہ ایمان جیسی عزیز چیز ضائع ہو جائیگی؟ کیا ایمان جان سے زیادہ عزیز چیز نہیں ہے؟ تم جان کی حفاظت کرنے والی چیزوں کیلیے جتنا وقت اور جتنی محنت صرف کرتے ہو کیا اس وقت اور محنت کا دسواں حصہ بھی ایمان کی حفاظت کرنے والی چیز کیلیے صرف نہیں کر سکتے؟

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ تم میں سے ہر شخص مولوی بنے - بڑی بڑی کتابیں پڑھے اور اپنی عمر کے دس بارہ سال پڑھنے میں صرف کردے - مسلمان بننے کیلیے اتنے پڑھنے کی ضرورت نہیں - میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم میں سے ہر شخص رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں سے صرف ایک گھنٹہ لکھنا پڑھنا سیکھنے میں صرف کرے - کم از کم اتنا علم ہر مسلمان بچے اور بوڑھے اور جوان کو حاصل ہونا چاہیے کہ قرآن کی تلاوت کر سکے، اردو زبان میں قرآن کا ترجمہ پڑھ سکے، اردو کی جن کتابوں میں اسلامی عقائد اور شرعی احکام اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پاک لکھے ہوئے ہیں انکو دیکھ سکے، اور نماز میں جو کچھ وہ پڑھتا ہے اس کا مطلب جان لے - اتنے علم کیلیے کچھ بہت زیادہ وقت کی ضرورت نہیں ہے، اور اگر ایمان عزیز ہو تو اسکے لیے ایک گھنٹہ نکالنا کچھ مشکل نہیں -

خطبۂ ثانیہ الحمد للہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔

برادرانِ اسلام! میں نے جس علم کی ضرورت ابھی بیان کی ہے، مجھے سب سے پہلی فکر یہی ہے کہ اس علاقہ کے دیہات میں اسکی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ اس کام میں ہماری کوشش اور آپ کی توجہ، دونوں کی ضرورت ہے۔ یہاں دارالاسلام کی مسجد میں ایک مکتب قائم کر دیا گیا ہے اور ایک بہت نیک مولوی صاحب رات دن یہاں رہتے ہیں۔ آپ اپنے بچوں کو یہاں تعلیم کیلیے بھیجیں۔ اسکے علاوہ بڑی عمر کے جو لوگ بے پڑھے لکھے ہیں، ان سے بھی میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ چوبیس گھنٹوں میں سے ایک گھنٹہ ضرور پڑھنے کیلیے نکالیں۔ ان کے لیے ہم نے وقت کی کوئی قید نہیں رکھی ہے۔ صبح سے شام تک بلکہ رات تک جس شخص کو جس وقت موقع ملے، وہ پڑھنے کیلیے آجائے۔ کسی شخص سے تعلیم کا کوئی معاوضہ نہیں لیا جائیگا۔ یہ خدمت بغیر کسی اجرت کے انجام دی جائیگی۔

اسکے ساتھ میں اس کا بھی انتظام کرنے والا ہوں کہ چند تعلیم یافتہ آدمی خود دیہات میں جاکر تھوڑا وقت اپنے دیہاتی بھائیوں کو تعلیم دینے میں صرف کریں۔ اس علاقے میں جو لوگ پڑھے لکھے ہیں اگر وہ اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹانے کیلیے تیار ہوں اور اپنا تھوڑا تھوڑا وقت اس کارِ خیر میں صرف کریں تو اس سے ہمیں تعلیم پھیلانے میں بہت مدد ملیگی، اور ہمارا شکریہ تو خیر کیا قیمت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کیطرف سے ان کا شکریہ ایسا ادا ہوگا جس کا سلسلہ کبھی منقطع ہونے والا نہیں ہے۔

برادرانِ ملت۔ آج کے خطبہ میں جو کچھ میں نے عرض کیا ہے یہ آپ ہی کی دین و دنیا کی بھلائی کیلیے ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ لوگ میری ان باتوں کی طرف توجہ کرینگے۔

(درود و سلام و دعا)